سوال

یہ نکاح شغار (یعنی وٹہ سٹہ) اور نا جائز ہے

جواب

الحمد للہ.

ان کو عقل کی نعمت سے نواز کر اسے عزت و تکریم سے نوازا ہے، اور اسے ایک آزاد ارادہ ہبہ کیا ہے تاکہ وہ اس کے ساتھ وہ کچھ اختیار کرے جو اس پر اس کا دین اور عقل اور اخلاق جیسی نعتوں کی املاء کرائے، اور اس سے شیطان اور خواہشات جیسی قبیح اشیاء دور کرے، اس لیے جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ

ے عزیز بھائی :

ت نبویہ میں اس شادی کی ممانعت آئی ہے جو آپ کے درمیان پا چکی ہے اور جسے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کے نکاح کا نام دیا جاتا ہے.

بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کے نکاح سے منع فرمایا"

بر (5112) صحیح مسلم حدیث نمبر (1415).

"المدونۃ" میں درج ہے :

بتائیں کہ اگر کسی نے کہا : اپنی بیٹی کی میرے ساتھ ایک سو دینار میں شادی کر دو، اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی کی تیرے ساتھ سو دینار میں شادی کر دونگا ؟

امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند اور مکروہ جانا، اور اسے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا ایک طریقہ خیال کیا " انتہی

نۃ (98/2).

ابوداود وغیرہ کی درج ذیل حدیث بھی ہے جو عبدالرحمن بن ہرمز سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبداللہ بن عباس سے عبدالرحمن بن حکم نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اور انہوں نے عبدالرحمن بن حکم سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی، اور دونوں نے مہر بھی رکھا، تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تع

یہ وہ شغار یعنی وٹہ سٹہ ہے. جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا"

بر (2075).

بعض اہل علم نے نکاح شغار کو فاسد نکاح شمار کیا ہے اس کا جاری رکھنا جائز نہیں.

تقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

ولایت میں کسی عورت کی شادی کسی دوسرے شخص سے اس بنا پر کرے کہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کا نکاح اس شخص سے کریگا تو یہ نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا نکاح ہے. جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اسے بعض لوگ نکاح بدل کا نام بھی دیتے ہیں، اور یہ نکاح فاسد ہے، ;

اگر اس شخص نے دوسرے شخص کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس دوسرے شخص نے پہلے کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام بغیر کسی شرط کے دیا اور دونوں عورتوں کی رضامندی اور نکاح کی باقی شروط اور ارکان کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور اس و

ء (427/18).

بر (11515) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

یہ واضح ہوا کہ آپ نے ایک عظیم شرعی ممنوعہ کام کا ارتکاب کیا ہے، چہ جائیکہ یہ معاشرتی اور نفسیاتی طور پر بھی عظیم اور بڑا ممنوعہ کام ہے.

لیے کہ شادی کی ابتدا تو رضامندی اور اختیار کے ساتھ ہونی چاہیے، اور شریعت اسلامیہ نے ہر شادی میں رضامندی کو مد نظر رکھا ہے اور اس کی حرص کی ہے حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"کنواری لڑکی کی شادی اس کی اجازت کے بغیر نہ کی جائے"

بر (5136) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419).

ب شادی رضامندی اور راحت کے ساتھ نہ ہو تو عام طور پر غالبا اس شادی کا انجام ناکامی ہی ہوتا ہے، تو پھر اگر خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہو جیسا کہ سائل کی حالت ہے تو انجام کیا ہوگا ؟

ے بھی زیادہ خطرناک تو یہ ہے کہ آپ اپنے ہونے والی بیوی سے تعلقت رکھتے اور اس سے محبت کرتے ہیں، آپ کا اس لڑکی کو ناپسند کرنا جس سے آپ کا عقد نکاح ہونے والا ہے اور اس کی بہن سے تعلق اور محبت رکھنے کا معنی یہ ہے کہ آپ کا نفس آپ کو حرام کی طرف جھانکنے کی دعوت دے گا اور شیطان ک

اس کا سبب اللہ سبحانہ و تعالی کی شریعت کی مخالفت اور نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا نکاح ہے !

ہے کہ آپ اس شادی کی تکمیل سے اجتناب کریں، اور آپ کسی بھی بناوٹی عذر کو قبول مت کریں، بلکہ آپ اپنے بہنوئی پر واضح کر دیں کہ دونوں عقدوں کی اکھٹی شرط رکھنا حرام ہے، اور اس طرح دونوں عقد نکاح ہی فاسد ہو جائینگے، اسے اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھنا چاہیے لیکن اسی وقت اس کو یہ بھی چاہیے

اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کر دے اور اسے چھوڑنے پر اصرار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر میاں اور بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دیگا، اللہ تعالی بڑی وسعت والا حکمت والا ہے النساء (130).

سائل بھائی : میں آپ کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں کہ آپ جس لڑکی کو چاہتے ہیں اس سے رابطہ کی کوشش کر کے اللہ تعالی کی حرمت اور حدود کو پامال کرنے کی کوشش مت کریں اگر اچھے طریقہ سے اس لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی میسر نہیں ہو سکتی تو آپ اس سے مکمل طور پر تعلق ختم کر دیں.

لی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہدایت و توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

82741